شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ بیان (26 صَفَحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوتا ہوا محسوس فرمائیں گے۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار حبیبِ پَروَرْدگار، شفیعِ روزِ شُمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ نُور بار ہے: ”تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہوگا۔“ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ٢٨٠ حدیث ٤٥٨٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یاد رکھ ہر آن آخِر موت ہے　　بن تُو مت انجان آخِر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی　　عاقِل و نادان آخِر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندے زِیست سے　　غمزدہ ہے جان آخِر موت ہے
مُلکِ فانی میں فَنا ہر شے کو ہے　　سُن لگا کر کان آخِر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخِر موت ہے

مـــــــــــدینہ

ؔ یہ بیان امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ١٤١٦ھ کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں فرمایا۔ ۔مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

قَبْر کی ڈانٹ

حضرتِ سیِّدُ نا ابُو الحَجّاج ثُمالی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب مَیِّت کو قَبْر میں اُتار دیا جاتا ہے تو قَبْر اُس سے خطاب کرتی ہے: اے آدمی تیرا ناس ہو! تو نے کس لئے مجھے **فراموش** (یعنی بُھلا) کررکھا تھا؟ کیا تجھے اِتنا بھی پتا نہ تھا کہ میں فِتنوں کا گھر ہوں، تاریکی کا گھر ہوں، پھر تُو کس بات پر مجھ پر اَکڑا اکڑا پھرتا تھا؟ اگر وہ مُردہ نیک بندے کا ہو تو ایک **غَیبی آواز قَبْر** سے کہتی ہے: اے قَبْر! اگر یہ اُن میں سے ہو جو **نیکی** کا حُکم کرتے رہے اور **بُرائی** سے مَنْع کرتے رہے تو پھر! (تیرا سُلوک کیا ہو گا؟) قَبْر کہتی ہے: اگر یہ بات ہو تو میں اس کے لئے **گُلزار** بن جاتی ہوں۔ چُنانچہ پھر اُس شَخْص کا بدَن **نُور** میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اس کی روح ربُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ کی طرف **پرواز** کر جاتی ہے۔ (مُسنَدُ اَبِی یَعْلٰی ج٦ ص٦٧ حدیث٦٨٣٥)

مُبلِّغوں کو مُبارَک ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک پر ذرا غور تو فرمایئے کہ جب بھی کوئی قَبْر میں جاتا ہے چاہے وہ نیک ہو یا بد اسکو قَبْر میں ڈرایا جاتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے مُبلِّغو! **فیضانِ سنّت** کا دَرْس دینے والو! علاقائی دَورہ برائے **نیکی کی دعوت** میں شرکت کرنے والو! اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مُطابِق تربیّت کرنے والو! اور سنّتیں

سکھانے کیلئے **اِنفرادی کوشِش** کرنے والوں کو مبارَک ہو کہ قَبْر میں ایک غیبی آواز نیکی کا حُکْم کرنے والوں اور برائی سے مَنْع کرنے والوں کی تائید وحمایت کرے گی اور اس طرح قَبْر اُن کے لئے گلزار بن جائے گی۔

تمہیں اے مُبلّغ یہ میری دُعا ہے
کئے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میرے بال بچّے کہاں ہیں!

یادرکھئے! قَبْر میں صِرْف **عمل** جائیگا، بُلند وبالا کوٹھیاں، عالی شان مَحلّات، اونچے اونچے مکانات، مال ودولت، بینک بیلنس، وسیع کاروبار، بڑے بڑے پلاٹ، لہلہاتے کھیت اور خوشنما باغات، یہ سب ساتھ قَبْر میں نہیں آئیں گے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عَطاء بن یَسار علیہِ رَحمۃُ اللہِ الغفّار فرماتے ہیں: جب میِّت کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا **عمل** آکر اس کی بائیں ران کو حَرَکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا **عمل** ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: **میرے بال بچّے کہاں ہیں؟** میری نعمتیں، میری دَولتیں کہاں ہیں؟ تو **عمل** کہتا ہے: یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قَبْر میں کوئی نہیں آیا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۱۱)

قَبْر میں ڈرانے والی چیزیں

رات کے اندھیرے میں ڈر جانے والو! بِلّی کی میاؤں پر چونک پڑنے

والوں! کُتّے کے بھونکنے پر راستہ بدل دینے والوں! سانپ اور بچھو کا صِرْف نام سُن کر تھرتھرانے والوں! سلگتی ہوئی آگ کو دُور سے دیکھ کر گھبرانے والوں! بلکہ فقط دھوئیں سے بے چین ہوجانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ جلالُ الدّین سُیوطی شافِعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الکافی ''شَرحُ الصُّدور'' میں نَقْل فرماتے ہیں: ''جب انسان قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُس کو ڈرانے کیلئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔'' (شَرحُ الصُّدور ص ۱۱۲)

کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا گناہ کرسکتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا نماز، روزہ قضا اور زکوٰۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرسکتا ہے؟ کیا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والا ڈنڈی مار کر سودا چلاسکتا، حرام روزی کما سکتا سود و رشوت کا لین دین کرسکتا ہے؟ داڑھی مُنڈانا اور ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے تو کیا خوفِ خدا رکھنے والا داڑھی مُنڈ واسکتا یا خَشخَشی رکھوا سکتا ہے؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا T.V، V.C.R اور انٹرنیٹ پر فلمیں ڈِرامے دیکھ سکتا اور گانے باجے سُن سکتا ہے؟ کیا خوفِ خدا رکھنے والا ماں، باپ، بھائی، بہنوں، رشتے داروں بلکہ عام مسلمانوں کا دل دُکھا سکتا ہے؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، بدنگاہی، بے حَیائی، بے پردَگی وغیرہ وغیرہ جرائم کرسکتا ہے؟ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا چوری، ڈاکا، دَہشت گردی اور قَتْل و غارتگری جیسی گھناؤنی

وارِداتیں کرسکتا ہے؟ طرح طرح کے گناہوں میں مُلوَّث رہنے والے ایک بار پھر کان کھول کرسن لیں کہ ''جب انسان قَبْر میں داخِل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اُسکو ڈرانے کیلئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔'' (ایضاً)

پڑوسی مُردوں کی پُکار

بے نَمازیوں، بِلا عذرِ شرعی ماہِ رَمَضان کے روزے قَضا کر ڈالنے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، ماں باپ کا دل دُکھانے والوں، داڑھی مُنڈانے والوں، یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں اور طرح طرح کی نافرمانیاں کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی نَقْل فرماتے ہیں: ''جب (گُناہ گار) مُردے کو قَبْر میں رکھ دیتے ہیں اور اُس پر عذاب کا سلسلہ شُروع ہوجاتا ہے تو اسکے پڑوسی مُردے اُس سے کہتے ہیں: ''اے اپنے پڑوسیوں اور بھائیوں کے بعد دنیا میں رَہنے والے! کیا تیرے لئے ہمارے مُعامَلے میں کوئی عبرت نہ تھی؟ کیا ہمارے تجھ سے پہلے (دنیا سے) چلے جانے میں تیرے لئے غور و فکر کا کوئی مقام نہ تھا؟ کیا تو نے ہمارے سلسلۂ اعمال کا خَتْم ہونا نہ دیکھا؟ تجھے تو مُہلَت تھی تو نے وہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں جو تیرے بھائی نہ کرسکے۔'' زمین کا گوشہ اسے پکار کر کہتا ہے: ''اے دنیائے ظاہر سے دھوکا کھانے والے! تجھے ان سے عبرت کیوں نہ ہوئی جو تجھ سے پہلے یہاں آچکے تھے اور انہیں بھی دنیا نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٥ ص ٢٥٣)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ ہر مرنے والا مرتے ہی گویا یہ پیغام دیتا چلا جاتا ہے کہ جس طرح میں مَر گیا ہوں آپ کو بھی مرنا پڑ جائیگا، جس طرح مجھے منوں مِٹّی تلے دَفْن کیا جانے والا ہے اسی طرح تمہیں بھی دَفْن کیا جائیگا۔

جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنُما میں ہوں

امتِحان سر پر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل جب اسکول یا کالج کا اِمتحان قریب آتا ہے تو طَلَبہ اس کی تیّاریوں میں بَہُت زِیادہ مشغول ہو جاتے ہیں، رات دن ان پر بس ایک یہی دُھن سُوار ہوتی ہے کہ **امتحان سر پر ہے**، امتحان کیلئے محنت بھی کرتے ہیں، دعائیں بھی مانگتے ہیں پھر بعض نادان تو مُمْتَحِن کو رشوتیں بھی دیتے ہیں، ہر ایک کی فَقَط ایک ہی آرزو ہوتی ہے کہ کسی طرح میں دنیا کے امتحان میں اچّھے نمبروں سے پاس ہو جاؤں۔ اے دنیا کے امتحان کی تیّاریوں میں کھو جانے والو! کان کھول کر سن لیجئے! ایک امتحان وہ بھی ہے جو قَبْر میں ہونے والا ہے۔ اے کاش! **قَبْر کے امتحان** کی تیّاری ہمیں نصیب ہو جاتی۔ آج اگر اِمکانی سُوالات (IMPORTANTS) مل جائیں تو طالبِ عِلْم اُس پر ساری ساری رات محنت کرتے ہیں، اگر نیند کُشا گولیاں کھانی پڑ جائیں تو وہ بھی کھاتے ہیں۔ اے دنیا کے اِمتحان کی فکر کرنے والو! حیرت ہے کہ آپ اِمکانی سُوالات پر بَہُت زِیادہ محنت کرتے

ہیں، کاش! آپکو اس بات کا اِحساس ہو جاتا کہ قَبْر کے سُوالات اِمکانی نہیں بلکہ یقینی ہیں جو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنھا کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے پیشگی ہی بتا دیئے ہیں اس کے جوابات بھی ارشاد فرما دیئے ہیں ہائے افسوس! قَبْر کے سُوالات وجوابات کی طرف ہماری کوئی توجُّہ ہی نہیں۔ آہ! آج ہم دنیا میں آکر دنیا کی رنگینیوں میں کچھ اس طرح گم ہو گئے کہ ہمیں اس بات کا اِحساس تک نہ رہا کہ ہمیں مرنا بھی پڑیگا۔ ؎

دِلا غافِل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بَغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

ترا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
یہ ہوگا ایک دن بے جاں اسے کِرْموں نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سِرہانا ہے

نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آویں گے
نہ جاوے کوئی تیرے سنگ اکیلا تُوں نے جانا ہے

جہاں کے شُغل میں شاغِل خدا کی یاد سے غافِل
کرے دعویٰ کہ یہ دنیا مِرا دائم ٹھکانہ ہے

غلامؔ اِک دم نہ کر غفلت حَیاتی پہ نہ ہو غَرّہ
خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

نَقْل کرنے والا ہی کامیاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی آپ سب پر اپنا فَضْل وکرم فرمائے اللہ

تَبارَکَ وَتَعَالٰی آپ سب کو مدینۂ مُنوَّرہ زادھا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا میں زیرِ گُنۡبَدِ خضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایمان وعافیت کے ساتھ شہادت نصیب کرے اور یہ ساری دعائیں خاکِ مدینہ کے صدقے مجھ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۡہُ کے حق میں بھی قبول فرمائے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے محض اپنے فَضۡل وکرم سے ہمیں ایسا پاکیزہ نمونہ عطا فرمادیا ہے کہ جو مسلمان اُس نمونے کی جتنی اچّھی نَقۡل کرے گا اُتنا ہی وہ اعلیٰ کامیاب ہوگا۔ چُنانچِہ **اللہ** تَبارَکَ وَتَعَالٰی اُس مقدّس نمونے کا اِعلان پارہ 21 **سُوۡرَۃُ الۡاَحۡزَاب** کی اکیسویں آیتِ کریمہ میں اس طرح فرماتا ہے:

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

تو اس رَحۡمت والے نمونے کی جو نَقۡل کرے گا وُہی کامیاب ہوگا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس عطا کردہ بے مِثل نمونے کو چھوڑ کر جو شیطان کی پیروی کرے گا، غیر مسلموں کے طور طریقے اپنائے گا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

بد نصیب دُولھا سویا ہی رہ گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی آپ پر فَضۡل وکرم کرے، ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے کسی کے بارے میں یہ شور برپا ہوجائے کہ رات کو تو یہ بھلا چنگا سویا تھا لیکن صُبۡح جب نوکری کیلئے جگایا گیا تو معلوم ہوا کہ آج تو وہ ایسا سویا ہے کہ اب قِیامت تک سویا ہی

رہے گا، یعنی اِس کی روح پرواز کرچکی ہے۔ہاں ہاں یہ بابُ المدینہ کراچی میں ہونے والا ایک دل خَراش واقِعہ ہے ایک نوجوان کی شادی ہوئی......رُخصتی کی تاریخ بھی آ گئی ......کل رُخصتی ہونی ہے رات کو،شُکرانے کے نوافِل اورشکرانے میں صدَقہ وخیرات کرنے کے بجائے شیطان کی پیروی میں ناچ رنگ کی محفِل برپا کی گئی،خاندان کی بہو بیٹیاں طبلے کی تھاپ پر رَقْص کررہی ہیں اورمَرْد بھی ناچ ناچ کراپنے بے ڈھنگے فن کا مظاہَرہ کررہے ہیں، رات بھراُودھم مچا کرجب فَجْر کی اذانیں شُروع ہوئیں توبجائے مسجِد کا رُخ کرنے کے لوگ سونے کیلئے چلے گئے،دولھا بھی اپنے بستر پر لیٹا،رات بھرکی تھکن کی وجہ سے آنکھ لگ گئی۔ پیارے اسلامی بھائیو! ذرا کلیجہ تھام کرسنئے! جُمُعہ کا دن تھاماں نے دوپَہر کے بارہ بجے کسی کو بھیجا کہ میرے لال کواٹھادو آج جُمُعہ کا دن ہے جلدی جلدی غُسْل کرلے اورتیّاری کرے کہ آج اس کی دُلہن گھرآنیوالی ہے۔جگانے کیلئے گھر کا ایک عزیز پہنچتا ہے،آوازیں دیتا ہے،لیکن دولہے میاں جواب نہیں دے رہے،اوہو! آخر رات کی اتنی بھی کیا تھکن کہ آنکھ ہی نہیں کُھل رہی! مگر جب ہِلا جُلا کر دیکھا تو اُس کی چیخیں نکل گئیں کہ یہ تو ہمیشہ کیلئے سو گیا ہے! کُہرام مچ گیا، شادی کا گھر ماتَم کَدہ بن گیا، جہاں ابھی رات دھوم سے شادیانے بج رہے تھے وہاں اب آہ وبُکا کا شور برپا ہوگیا، جہاں ہنسی کے فوّارے اُبل رہے تھے، وہاں آنسوؤں کے دھارے بہنے لگے۔تجہیز وتکفین کی تیّاریاں ہونے لگیں، آہ! صد آہ! چند گھنٹوں کے بعد جسے سر پر مہکتے پھولوں کا سہرا پہنا کرسج دھج کے ساتھ سجی ہوئی کارمیں سُوار

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عزّوجلّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

کیا جانا تھا وہ **بدنصیب دُولھا** جنازے کی ڈولی میں سوار کر دیا گیا، باراتی ''شادی ہال'' میں پہنچانے کے بجائے اُسے کندھوں پر لاد کر سوئے قبرستان چل پڑے ہیں۔ ہائے! ہائے! **بدنصیب دُولھا** روشنیوں کے چکا چوند سے نکل کر گُھپ اندھیری قبْر کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے، اب اسے رنگ برنگے پھولوں سے سجے ہوئے اور جگمگاتے ''**حَجلَۂ عَروسی**'' میں نہیں بلکہ کیڑے مکوڑوں سے اُبھرتی ہوئی **وَحشتناک قبْر** میں رکھا جائیگا۔ اب اس کے بدن پر شادی کا خوشنما، رنگ برنگا، مہکتا جوڑا نہیں بلکہ کافور کی غمگین خوشبو میں بسا ہوا کفَن ہے اور......اور......دیکھتے ہی دیکھتے **بدنصیب دُولھا** قبْر میں اُتار دیا گیا۔ آہ! ؎

تُو خوشی کے پھول لے گا کب تلک؟
تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک؟

قبْر کا ھولناك مَنظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی ایک دن مرنا اور اندھیری قبْر میں اُترنا پڑیگا، ہاں! ہاں! ہم اپنے دَفْن کرنے والوں کو دیکھ اور سُن رہے ہونگے، جب وہ مِٹّی ڈال رہے ہونگے یہ دردناک مَنظر بھی نظر آ رہا ہوگا، لیکن بول کچھ نہیں سکیں گے، دَفْن کرنے کے بعد ہمارے ناز اٹھانے والے رُخصت ہو رہے ہوں گے، قبْر میں انکے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہوگی، دل ڈوبا جا رہا ہوگا، اتنے میں اپنے لمبے لمبے دانتوں سے قبْر کی دیواروں کو چیرتے ہوئے خوفناک شکلوں والے کالے کالے مَہیب بالوں کو لٹکائے دو فِرِشتے

منکَر نکیر قَبْر میں آموجود ہونگے، انکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہونگے اور وہ سختی کیساتھ بٹھائیں گے اور کَرَخْت (یعنی سخت) لہجے میں سُوالات کریں گے، دنیا کی رنگینیوں میں گم صِرف دُنیوی امتحان ہی کی فکر کرنے والوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، داڑھی منڈانے والوں، داڑھی کو ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں، حرام روزی کمانے والوں سُود اور رِشوت کا لین دین کرنے والوں، اپنے عُہدے اور مَنصب سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مظلوموں کی آہیں لینے والوں، جھوٹ بولنے والوں، غیبت اور چُغَل خوری کرنے والوں، ماں باپ کا دل دُکھانے والوں، اپنی اولاد کو شریعت وسنّت کے مطابِق تربیّت نہ دلانے والوں، مذہبی رنگ نہ چڑھ جائے اِس بُری نیّت سے اپنی اَولاد کو سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول اور **دعوتِ اسلامی** کے اجتماعات سے رَوکنے والوں، اپنی اَولاد کو داڑھی مبارک سجانے سے روکنے والوں، بے پردَگی کرنے والیوں اور کُھلے بال لے کر گلیوں اور بازاروں میں گھومنے والیوں، میک اَپ کر کے شاپنگ سینٹروں اور رشتے داروں کے گھروں پر بے پردہ جانے والیوں اور دِلیری کے ساتھ طرح طرح کے گناہوں میں رَچے بسے رہنے والوں سے اگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوگیا اور اس کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم روٹھ گئے اور گناہوں کے سبب **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہوگیا تو کیا بنے گا؟ بڑے سَخْت لہجے میں سُوالات ہورہے ہیں: مَنْ رَّبُّكَ؟ ''یعنی تیرا رب کون ہے؟'' آہ! رب عَزَّوَجَلَّ کو کب یاد کیا تھا! جواب نہیں بن پڑ رہا جو ایمان برباد کر بیٹھا اُس کی زَبان سے نکل رہا ہے: هَيهَاتَ

"لیعنی" مَادِیْنُكَ پھر پوچھا جائیگا: "یعنی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔" هَیْهَاتَ لَاادْرِیْ تیرا دین کیا ہے؟" قبر میں مُردہ سوچ رہا ہے کہ میں نے تو آج تک دُنیا ہی بسائی تھی، **قبر کے امتحان** کی تیّاری کی طرف کبھی ذِہن ہی نہیں گیا تھا، بس صرف دنیا کی رنگینیوں ہی میں کھویا ہوا تھا، مجھے قبر کے امتحان کا کہاں پتا تھا! کچھ سمجھ نہیں آرہی اور زبان سے نکل رہا ہے: هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لَا اَدْرِیْ "یعنی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔" پھر ایک حسین وجمیل نور برساتا جلوہ دِکھایا جائے گا اور سُوال ہوگا: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ "یعنی ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟" پہچان کیسے ہوگی! داڑھی سے تو اُنسِیَّت تھی ہی نہیں، غیر مسلموں کا طریقہ عزیز تھا، داڑھی مُنڈانے کا معمول رہا، یہ تو داڑھی شریف والی شخصیَّت ہے، بچّے نے زُلفیں رکھی تھیں تو اُس کو مار مار کر کٹوانے پر مجبور کیا تھا، یہ بزرگ تو زُلفوں والے ہیں، کی چین (KEY CHAIN) میں فلم ایکٹریس کا فوٹو رکھا تھا، اپنی سُوزوکی کے پیچھے بھی فلم ایکٹریس کا فوٹو لگا کر دوسروں کو بدنگاہی کی دعوتِ عام دے رکھی تھی، گھر میں بھی ایکٹریس کی تصاویر آویزاں کر رکھی تھیں، مجھے تو فنکاروں اور گُلوکاروں کی پہچان تھی معلوم نہیں یہ کون صاحِب ہیں؟ آہ! جس کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہُوا اُس کے مُنہ سے نکلے گا: هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لَاادْرِیْ "یعنی افسوس! افسوس! مجھے کچھ نہیں معلوم۔" اتنے میں جنّت کی کھڑکی کھلے گی اور فوراً بند ہو جائیگی پھر جہنَّم کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے ۔(کنزالعمال)

بالائے حسرت ہوگی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کردیا جائیگا، آگ کا بچھونا قبر میں بچھایا جائیگا، سانپ اور بچھّو لپٹ جائیں گے۔

آج مچھّر کا بھی ڈنک آہ! سہا جاتا نہیں
قبر میں بچھّو کے ڈنک کیسے سہے گا بھائی؟

جلوۂ جاناں صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نَمازیوں، رَمَضان کے روزے رکھنے والوں، حج ادا کرنے والوں، پوری زکوٰۃ نکالنے والوں، فلموں ڈِراموں سے دور بھاگنے والوں، وعدہ خِلافی، بداَخلاقی، بدنگاہی، جھوٹ، غیبت، چُغلی اور بے پردگیوں سے بچنے والوں، **اللہ** کی رِضا کیلئے میٹھے بول بولنے والوں، **دعوتِ اسلامی** کے مُبلِّغوں، سنّتوں پر عمل کرکے دوسروں کو سنّتیں سکھانے والوں، **فیضانِ سنّت** کا درس دینے اور سننے والوں، **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے والوں، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنے والوں، اپنے چہرے کو ایک مُٹّھی داڑھی سے آراستہ کرنے والوں، اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجانے والوں، سنّتوں بھرا لباس پہننے والوں کو مُبارَک ہو کہ جب مومن قبر میں جائیگا اور اُس سے سُوال ہوگا: مَنْ رَّبُّكَ؟ ''یعنی تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا: رَبِّیَ اللّٰہ ''یعنی میرا رب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہے۔'' مَادِیْنُكَ؟ ''یعنی تیرا دین کیا ہے؟'' زبان سے نکلے گا: دِیْنِیَ الْاِسْلَام ''یعنی میرا دین اسلام ہے'' (**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِسی اسلام کی مَحَبَّت میں تو **دعوتِ اسلامی** کے

مَدَنی قافِلے میں سفر کیا کرتا تھا۔اسی اسلام کی مَحبَّت میں تو میں مُعاشَرے کے طعنے سہتا تھا،سنّتوں پر عمل کرتا دیکھ کر لوگ مذاق اڑاتے تھے،مگر میں ہنسی خوشی برداشت کیا کرتا تھا،اسی دینِ اسلام کی خاطِر میری زندَگی وَقْف تھی) پھر کسی کا رَحْمت بھرا جلوہ دکھایا جائے گا،تو خوش نصیب نمازیوں، روزہ داروں،حاجیوں،فرض ہونے کی صورت میں پوری زکوٰۃ ادا کرنے والوں،سنّتوں پر عمل کرنے والوں،نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والوں اور **مَدَنی قافِلوں** میں سنّتوں بھرا سفر کرنے والوں کا دل خوشی سے جھوم اُٹھے گا۔کیونکہ دُنیا ہی میں بقولِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان عُشّاق کی یہ کیفیت ہوتی ہے: ؎

روح نہ کیوں ہو مُضْطَرِب موت کے اِنتظار میں　　سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

اوراس حسرت کو بھی زندگی بھر پروان چڑھایا تھا کہ: ؎

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں پر گروں　　گر فرشتے بھی اٹھائیں تو میں اُن سے یوں کہوں

اب تو پائے ناز سے میں اے فِرشتو کیوں اُٹھوں　　مَر کے پہنچا ہوں یہاں اِس دلرُبا کے واسطے

تو جب سرکارِ نامدار،مدینے کے تاجدار،ہم غریبوں کے غمگسار،بے کسوں کے مددگار، شَہَنْشاہِ والا تَبار،صاحِبِ پسینۂ خوشبودار،شفیعِ روزِ شمار جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں پوچھا جائے گا: مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُل؟ ''اِس مَرد کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا''؟ تو زَبان سے بے ساختہ جاری ہوگا: ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، ''یعنی یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں''۔(یِہی تو میرے وہ آقا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، جن کا ذکرِ خیر سن کر میں جھومتا تھا اور نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر عقیدت سے انگوٹھے چومتا تھا، یہ تو میرے وُہی میٹھے میٹھے آقا محمّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں کہ جن کی یاد میرے لئے سرمایۂ حیات تھی، یہی تو میرے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں کہ جن کا ذِکْر میرے دل کا سُرور اور میری آنکھوں کا نور تھا) ۔

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یِہی تو ایک سہارا ہے زندگی کیلئے
مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحمتِ عالم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کیلئے

اور جب سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلوہ دکھا کر تشریف لے جانے لگیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قدموں سے لپٹ کر عَرْض ہوگی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ۔

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی
ٹھہرو! ٹھہرو! ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

اے کاش! ہمیشہ کیلئے ہماری قَبْر ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے جلووں سے بسا دیں۔ بقولِ مولیٰنا حسؔن رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن پھر تو...... ۔

کیوں کریں بزمِ شبستانِ جِناں کی خواہش
جلوۂ یار جو شمعِ شبِ تنہائی ہو

آخری سُوال کا جواب دینے کے بعد جہنَّم کی کِھڑکی کُھلے گی اور معاً (یعنی فوراً) بند ہو جائے گی اور جنّت کی کِھڑکی کُھلے گی اور کہا جائیگا: اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے

ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کِھڑکی تھی ۔ یہ سن کر اُسے خوشی بالائے خوشی ہوگی، اب جنّتی کفن ہوگا، جنّتی بچھونا ہوگا، قبر تاحدِّ نظر وَسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے ۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسولُ اللّٰہ کی (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جہنّم کے دروازے پر نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھٹ پٹ اپنے گُناہوں سے توبہ کر لیجئے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو کوئی جان بوجھ کر ایک نَماز بھی ترک کر دیتا ہے اس کا نام جہنَّم کے اس دروازے پر لکھ دیا جائے گا جس سے وہ جہنَّم میں داخل ہوگا۔'' (حِلْیَۃُ الاولیاء ج۷ ص۲۹۹ حدیث۱۰۵۹۰) **نمازوں کی پابندی کیجئے بہارِ شریعت** جلداوّل صفحہ 434 پر ہے: ''غیّ جہنَّم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کوآں ہے، جس کا نام ''ہبہب'' ہے، جب جہنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑ کنے لگتی ہے۔ یہ کوآں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔'' رَمضانُ المبارَك کے روزوں کا اہتمام کیجئے، حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: ''جو ماہ رَمَضان کا ایک روزہ بِلا عُذْرِ شَرْعی ومَرَض قَضا کر دیتا ہے تو زمانے بھر کے

روزے اس کی قضا نہیں ہو سکتے اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔'' (تِرمذی ج ٢ ص ١٧٥ حدیث ٧٣٣) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** پچھلی نَمازیں یا روزے اگر باقی ہیں تو ان کا حساب کر لیجئے، **قضا عُمری** کر لیجئے اور جان بوجھ کر کی ہوئی تاخیر کے گناہ کی توبہ بھی کر لیجئے۔ فلمیں ڈِرامے دیکھنے اور بدنگاہی کرنے والوں کو ڈر جانا چاہیے کہ **مکاشفۃُ القُلوب** میں ہے: ''جو اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرے گا اس کی آنکھوں میں قِیامت کے روز **اللہ** تَعالٰی آگ بھر دے گا۔'' (مُکاشَفۃُ القُلوب ص ١٠) ماں باپ کو ستانے والوں کیلئے دردناک عذاب کی وعید ہے چُنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے: مِعراج کی رات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک منظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ عرض کی گئی: ''یہ ماں باپ کو گالیاں بکتے تھے۔'' (الکبائِر ص ٤٨) داڑھی مُنڈانے والوں یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں کیلئے مقامِ غور ہے کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے: ''مونچھوں کو خوب پست کرو داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی بڑھنے دو) اور یَہودِیوں جیسی صورت مت بناؤ۔''

(شرح معانی الآثار ج ٤ ص ٢٨ حدیث ٦٤٢٢، ٦٤٢٤)

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟
کیوں عشق کا چِہرے سے اظہار نہیں ہوتا؟

کالے بِچّھو

پاکستان کے مشہور شہر کوئٹہ کے کسی قریبی گاؤں میں ایک لاوارِث کلین شیو

نوجوان مرا پایا گیا، لوگوں نے مل کر اُس کو دفنا دیا۔ اتنے میں مرحوم کے عزیز آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ہم اِس کی لاش کو نکال کر لے جائیں گے اور اپنے گاؤں میں دفنائیں گے۔ لٰہذا قَبْر دوبارہ کھودی گئی، جب چِہرے کی طرف سے سِل ہٹائی گئی تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں! کفن چِہرے سے ہٹا ہوا تھا اور کلین شیو نوجوان کے چِہرے پر کالے کالے بچھّوؤں کی کالی کالی داڑھی بنی ہوئی تھی لوگوں نے گھبرا کر جلدی جلدی سِل رکھی مِٹّی ڈالی اور بھاگ گئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سب کو **اللہ** تَعَالٰی بچھّوؤں سے بچائے۔ آمین! جلدی جلدی پیارے پیارے اور شہد سے بھی میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **سنّت** چِہرے پر سجالیجئے اور جو اب تک مُنڈاتے یا خَشخَشی کرواتے رہے ہیں وہ اِس گناہ سے توبہ بھی کرلیں۔ یاد رکھیئے! **داڑھی منڈانا بھی حرام ہے اور ایک مُٹّھی سے گھٹانا بھی حرام۔**

گیسو رکھنا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارَک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو کبھی کان مُبارَک کی لَو تک اور بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مُبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں۔ (الشمائل المحمدیة للترمذی ص ۳۴،۳۵،۱۸) (ہاں حج وعُمرہ کے اِحْرام شریف سے باہَر ہونے کیلئے حَلْق فرمایا یعنی بال مُبارَک مُنڈوائے ہیں) انگلش بال رکھنا سنّت نہیں، گیسو (زلفیں) سنّت ہیں۔ برائے کرم! اپنے سر پر **سنّت** کے مطابِق گیسو سجالیجئے۔ نیز میٹھے میٹھے

آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّت **عمامہ شریف** کا تاج بھی سر پر سجا لیجئے۔

عِمامے کی پیاری حِکایت

میرے آقا اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن **فرماتے** ہیں: (امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے پوتے حضرتِ سیِّدُ نا) سالِم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے والِدِ ماجِد (حضرتِ سیِّدُ نا) **عبدُ اللّٰہ بن عُمر** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے حُضُور حاضِر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے، جب باندھ چکے، میری طرف اِلتِفات (یعنی توجُّہ) کر کے فرمایا: تم عمامے کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عَرض کی: کیوں نہیں! فرمایا: اسے دوست رکھو عزّت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا، میں نے **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ ''عمامے کے ساتھ ایک نَفْل نماز خواہ فَرض بے عمامے کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بے عمامے کے ستّر جمعوں کے برابر ہے۔'' پھر ابنِ عُمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھ کہ فِرِشتے جُمُعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ٦ ص ٢١٥)

اگر سب اپنی مَدَنی سوچ بنالیں کہ آج سے ہم داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف کی سنّتیں اپنالیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف کا ایک بار پھر رواج پڑ جائیگا۔ یعنی جس طرح آج لوگ بکثرت داڑھیاں مُنڈاتے ہیں اسی طرح کثیر مسلمان

داڑھیاں سجانے لگیں گے اور ہر طرف داڑھی، زُلفوں اور عمامے شریف کی بہار آجائے گی۔

ہم کو میٹھے مصطَفٰے کی سنّتوں سے پیار ہے

اِنْ شَآءَاللّٰہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: (مِعراج کی رات) میں نے کچھ مَرْدوں کو دیکھا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھی، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بدبُودار گڑھا دیکھا جس میں شوروغَوغا برپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اَشیاء سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔ (تاریخِ بغداد ج۱ ص ۴۱۵) یاد رکھئے! نَیل پالِش کی تہ ناخُنوں پر جَم جاتی ہے لہٰذا ایسی حالت میں وُضُو کرنے سے نہ وُضُو ہوتا ہے نہ ہی نہانے سے غُسْل اُترتا ہے، جب وُضُو و غُسْل نہ ہو تو نماز بھی نہیں ہوتی۔

آئیے عَہْد کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج سے عَہْد کر لیجئے کہ میری کوئی نَماز قَضا نہیں ہوگی ...... آج کے بعد رَمَضان کا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا...... فلمیں ڈِرامے نہیں دیکھیں گے ...... گانے باجے نہیں سنیں گے...... داڑھی نہیں منڈائیں گے...... ایک مُٹّھی سے نہیں گھٹائیں

گے...... اِنْ شَآءَاللّٰہ[1] اور مَردوں کے پاجامے کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر ہونے چاہئیں کہ جو کپڑا تکبُّر سے نیچے گرتا ہے وہ آگ میں ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ''ایک شخص تکبُّر سے تَہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اور قِیامت تک وہ زمین میں دھنستا رہے گا۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٤٧ حدیث ٥٧٩٠) آج کے بعد سارے اسلامی بھائی اپنے پاجامے ٹخنوں سے اوپر رکھا کریں گے...... اِنْ شَآءَاللّٰہ...... اِنْ شَآءَاللّٰہ...... اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ٩ ص ٣٤٣)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''ربِّ مصطَفٰے! مِہمانِ مدینہ بنا'' کے بیس حُرُوف کی نسبت سے مِہمان نوازی کے 20 مَدَنی پھول

چھ فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿١﴾ جو **اللّٰہ** اور قِیامت پر

[1] امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بعض اجتماعات میں بیان کے بعد اپنے مخصوص انداز میں عہد لیتے ہیں جس کا جواب اجتماع میں موجود اسلامی بھائی ہاتھ لہرا لہرا کر اِنْ شَآءَاللّٰہ کے فلک شگاف نعروں سے دیتے ہیں۔

ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ **مہمان** کا اِحتِرام کرے (بُخاری ج ٤ ص ١٠٥ حدیث ٦٠١٨) **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ **مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان **اس حدیثِ پاک کے تَحْت** فرماتے ہیں: **مہمان کا اِحترام** یہ ہے کہ اس سے **خندہ پیشانی** سے ملے، اس کے لیے کھانے اور دوسری خدمات کا انتِظام کرے حتَّی الْاِمکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے (مراۃ ج٦ ص٥٢) ﴿٢﴾ جب کوئی **مہمان** کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزْق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحِبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے (کَنْزُ الْعُمّال ج ٩ ص ١٠٧ حدیث ٢٥٨٣١) ﴿٣﴾ جس نے نَماز قائم کی، زکٰوۃ ادا کی، حج ادا کیا، رَمَضان کے روزے رکھے اور **مہمان کی مہمان نوازی کی**، وہ جنّت میں داخِل ہوگا (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ١٢ ص ١٠٦ حدیث ١٢٦٩٢) ﴿٤﴾ جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں (مُسْنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ٦ ص ١٤٢ حدیث ١٧٤٢٤) ﴿٥﴾ آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے **مہمان** سے خدمت لے (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص٢٨٨ حدیث ٤٦٨٦) ﴿٦﴾ **سنّت یہ ہے کہ آدمی مہمان کو** دروازے تک رُخصت کرنے جائے (اِبن ماجہ ج٤ ص ٥٢ حدیث ٣٣٥٨) **مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان **فرماتے ہیں**: ہمارا مہمان وہ ہے جو ہم سے ملاقات کے لیے باہَر سے آئے خواہ اُس سے ہماری واقفیت پہلے سے ہو یا نہ ہو جو ہمارے لئے اپنے ہی محلّہ یا اپنے شہر میں سے ہم سے ملنے آئے دو چار منٹ کے لئے وہ ملاقاتی ہے مہمان نہیں۔ اس کی خاطر تو کرو مگر اس کی دعوت نہیں ہے اور جو ناواقف شخص اپنے کام کے لئے ہمارے پاس آئے وہ مہمان نہیں جیسے حاکم یا مفتی کے پاس مقدمہ والے یا فتویٰ والے آتے ہیں یہ حاکم کے

مہمان نہیں (مراۃ ج ٦ ص ٥٤) ۞ مہمان کو چاہیے کہ اپنے میز بان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کالحاظ رکھے۔ بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحہ 391 پر حدیث نمبر 14 ہے: ''جو شَخْص اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اِکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، اپنے مَقدور بھراس کے لیے تکلُّف کا کھانا تیّار کرائے) اور ضِیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد تکلُّف نہ کرے بلکہ جو حاضِر ہو وہی پیش کردے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے، مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے'' (بُخاری ج ٤ ص ١٣٦ حدیث ٦١٣٥) ۞ جب آپ کسی کے پاس بطورِ مہمان جائیں تومُناسب ہے کہ اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ حسبِ حیثیت میز بان یا اُس کے بچّوں کیلئے تحفے لیتے جایئے ۞ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر مہمان کچھ تحفہ نہ لائے تو میز بان یا اُس کے گھر والے مہمان کی بُرائی کے گناہوں میں پڑتے ہیں۔ تو جہاں یقینی طور پر یا ظنِّ غالِب سے ایسی صورتِ حال ہو وہاں مہمان کو چاہیئے کہ بِغیر مجبوری کے نہ جائے۔ ضَرورتاً جائے اور تحفہ لے جائے تو حَرَج نہیں، البتّہ میز بان نے اِس نیّت سے لیا کہ اگر مہمان تحفہ نہ لاتا تو یہ یعنی میز بان اِس (مہمان) کی بُرائیاں کرتا یا بطورِ خاص نیّت تو نہیں مگر اِس کا ایسا بُرا معمول ہے تو جہاں اِسے غالِب گمان ہو کہ لانے والا اِسی طور پر یعنی شر سے بچنے کیلئے لایا ہے تو اب لینے والا میز بان گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے اور یہ تحفہ اِس کے حق میں رشوت ہے۔ ہاں اگر بُرائی بیان کرنے کی نیّت نہ ہو اور نہ اِس کا ایسا معمول ہو تو تحفہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں ۞ صَدْرُالشَّریعہ، بَدْرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا

مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قِسم کے دوسرے الفاظ (۳) بِغیر اجازتِ صاحِبِ خانہ (یعنی میزبان سے اجازت لئے بِغیر) وہاں سے نہ اُٹھے اور (٤) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے (عالمگیری ج ٥ ص ۳٤٤) ۞ گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قِسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ **میزبان** بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود **مہمان** مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ''آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟'' کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تَحْت کم کھانے کے باوُجُود اِصرار و تکرار سے بچنے کیلئے **مہمان** کو کہنا پڑ جائے کہ ''میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے'' ۞ میزبان کو چاہیے کہ **مہمان** سے وقتاً فوقتاً کہے کہ ''اور کھاؤ'' مگر اس پر اِصرار نہ کرے، کہ کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو (ایضاً) ۞ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ساتھی کم کھاتا ہو تو اُس سے ترغیباً کہے: کھایئے! لیکن تین بار سے زیادہ نہ کہا جائے کیوں کہ یہ ''اِصرار'' کرنا اور حد سے بڑھنا ہوا (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۹) ۞ میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ

کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے (عالمگیری ج ۵ ص ۳۴۵) ۞ مہمانوں کے سامنے خادم وغیرہ پر ناراض نہ ہو (ایضاً) ۞ میزبان کو چاہیے کہ **مہمان** کی خاطر داری میں خود مشغول ہو، خادموں کے ذمّے اس کو نہ چھوڑے کہ یہ **حضرتِ** سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی سنّت ہے (ایضاً، بہارِ شریعت ج۳ص ۳۹۴) جو شخص اپنے بھائیوں (مہمانوں) کے ساتھ کھاتا ہے اُس سے حساب نہ ہوگا (قوت القلوب ج۲ص ۳۰۶) ۞ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: جو شَخْص کم خوراک ہو جب وہ لوگوں کے ساتھ کھائے تو کچھ دیر بعد کھانا شروع کرے اور چھوٹے لُقمے اٹھائے اور آہستہ آہستہ کھائے تاکہ آخر تک دوسرے لوگوں کا ساتھ دے سکے (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج۸ ص۸۴ تحتَ الحدیث ۴۲۰۴) ۞ اگر کسی نے اِس لئے جلدی سے ہاتھ روک لیا تاکہ لوگوں کے دلوں میں مقام پیدا ہو اور اِس کو پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے والا (یعنی بھوک سے کم کھانے والا) تصوُّر کریں تو **رِیاکار** اور عذابِ نار کا حقدار ہے ۞ اگر بھوک سے کچھ زیادہ اس لیے کھالیا کہ **مہمان** کے ساتھ کھا رہا ہے اور معلوم ہے کہ یہ ہاتھ روک دے گا تو **مہمان** شرما جائے گا اور سیر ہو کر نہ کھائے گا تو اس صورت میں بھی کچھ زیادہ کھالینے کی اجازت ہے جبکہ اتنی ہی زیادتی ہو جس سے مِعدہ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو (مُلَخَّص از دُرِّمُختار ج۶ ص ۵۶۱) ۞ ایک شَخْص نے عَرْض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں ایک شخص کے یہاں گیا، اُس نے میری مہمانی نہیں کی اب وہ میرے یہاں آئے تو کیا میں اس سے بدلا لوں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔ (تِرمِذی ج ۳ ص ۴۰۵ حدیث۲۰۱۳)

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عزّوجلّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو خَتم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمائیے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۳ھ

25-10-2012

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے **نفرت** کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ
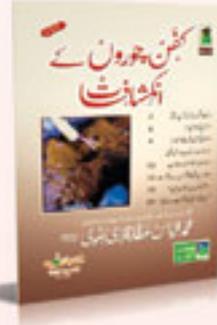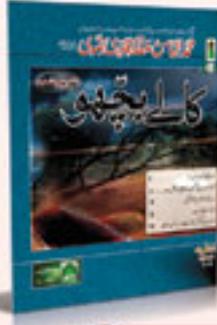
- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-34250168
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- گجرات: سیلاد (فوارہ) چوک نزد لاری اڈا۔ فون: 053-3021911
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 2634

MC 1286

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net